رؤیت ہلال کے طریقے

مفتی محمد ابوبکر صدیق الشاذلی

چاند کا ثبوت درج ذیل سات طریقوں سے ہوتا ہے:

اول: خود چاند دیکھنے والے کی گواھی

ماہ رمضان المبارک کے ہلال کے علاوہ دیگر گیارہ مہینوں کے ہلال کے ثبوت کے لئے بہر صورت دو عادل مرد یا ایک عادل مرد اور دو عادل عورتوں کی گواہی ضروری ہے۔ جبکہ ماہ رمضان کے ہلال کے ثبوت کی مختلف صورتوں میں مختلف احکام ہیں۔

(الف) اگر مطلع ابر آلود ہو یا آسمان پر غبار چھایا ہوا ہو تو ایک ایسے مسلمان عاقل بالغ مرد یا عورت (خواہ کنیز ہی کیوں نہ ہو) کی گواہی بھی مقبول ہے جو کہ غیر فاسق، ظاہری طور پر پابند شریعت ہو اگر چہ اس کا باطنی حال معلوم نہ ہو، وہ چاند دیکھنے کی کیفیت بھی بیان نہ کرے، قاضی کی مجلس میں بھی نہ ہو، لفظ ''اشھد'' بھی نہ کہے۔

(ب) اگر مطلع صاف ہو اور کوئی ایسی ہی صفات کا حامل آدمی جیسی کہ اوپر بیان کی گئی ہیں جنگل یا بلند مقام یا خارج شہر مثلاً پہاڑ پر سے آیا تو اس ایک کا بھی بیان کافی ہو جائے گا۔

(ج) اگر نہ تو مطلع ابر آلود ہو اور نہ ہی کوئی جنگل یا بلند مقام سے دیکھنے کی گواہی دینے آیا تو اب دیکھا جائے گا کہ اس شہر کے لوگ چاند دیکھنے میں سست ہیں یا دلچسپی لیتے ہیں۔ اگر سستی کرنے والے ہوں تو کم از کم دو عاقل بالغ مسلمان آدمی یا ایک مرد، دو عورتوں کی گواہی درکار ہوگی جو کہ ظاہری طور پر شریعت پر عمل پیرا ہوں اگر چہ ان کا باطنی حال معلوم نہ ہو۔ اور اگر شہر کے لوگ رویت ہلال میں دلچسپی رکھتے ہوں تو ایک ایسی بڑی تعداد کی گواہی چاہیے جو اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا بیان کرے اور ان کی گواہی سے ثبوت ہلال کا غلبہ ظن حاصل ہو جائے اگر چہ کھلے فاسق یا غلام ہی کیوں نہ ہوں۔

ثانی: گواھی پر گواھی

اگر اصل گواہان خود گواہی دینے کے لئے حاضری سے معذور ہوں تو وہ اپنی گواہی پر دیگر افراد کو گواہ بنالیں چنانچہ یہ گواہی ان افراد کی ہوتی ہے کہ جنھوں نے خود تو چاند نہ دیکھا مگر دیکھنے والوں نے ان کے سامنے

گواہی دی اور انھیں اپنی گواہی پر گواہ بنالیا ہو۔ اسکا طریقہ یہ ہے کہ اصلی گواہ کہ جنھوں نے بذات خود چاند دیکھا کسی دوسرے فرد سے کہے کہ میری گواہی پر گواہ ہو جاؤ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے فلاں ماہ فلاں سنہ کا ہلال فلاں دن کی شام کو دیکھا پھر وہ افراد کہ جن کو گواہ بنایا گیا ہو وہ یہاں آکر یوں گواہی دیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں بن فلاں نے مجھے اپنی اس گواہی پر گواہ کیا کہ فلاں بن فلاں مذکور نے ماہ فلاں سنہ فلاں کا ہلال فلان دن کی شام کو دیکھا اور فلاں بن فلاں مذکور نے مجھ سے کہا کہ میری اس گواہی پر گواہ ہو جاؤ۔ اس قسم کی گواہی میں ان تمام احکام کا اعتبار کیا جائے گا جو کہ پہلے طریقے میں مذکور ہوئے یعنی اگر مطلع صاف ہو تو ایک کی گواہی کافی نہ ہوگی ورنہ مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں یا وہ جنگل یا بلند مقام سے آیا تو ایک ہی کی گواہی کافی ہے اور اس گواہی پر بھی ایک ہی گواہ کافی ہے۔

ثالث: شهادة علی القضاء یعنی قاضی کے فیصلہ پر گواھی دینا

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی دوسرے شہر کے حاکم اسلام یا قاضی کے یہاں رویت ہلال پر شہادتیں گذریں اور اس نے رویت ہلال کے ثبوت کا حکم دیا۔ دو گواہان عادل اس وقت دارالقضاء (عدالت) میں حاضر تھے انھوں نے یہاں حاکم اسلام یا قاضی یا مفتی کے سامنے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سامنے فلاں شہر کے حاکم یا قاضی کے یہاں فلاں ہلال کی نسبت فلاں دن کی شام کو ہونے کی گواہیاں گذریں اور حاکم موصوف نے ان گواہیوں پر ثبوت ہلال، مذکورہ شام، فلاں روز حکم دیا۔

رابع: کتاب القاضی الی القاضی یعنی ایك قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام

اگر قاضی شرع جسے حاکم اسلام نے مقدمات نمٹانے کے لئے مقرر کیا ہو اس کے سامنے رویت ہلال سے متعلق شرعی گواہی پیش کی گئی۔ اس نے دوسرے شہر کے قاضی شرع کے نام خط لکھا کہ میرے سامنے اس مضمون پر شہادت شرعیہ قائم ہوئی۔ اور خط میں اپنا اور مکتوب الیہ (جس کی طرف خط بھیجا گیا ہو) کا نام ونشان (ایڈریس) پورا لکھا جس سے پورے طور پر شناخت ہو سکے اور وہ خط دو عادل گواہان کے حوالے کیا کہ میرا یہ خط فلاں شہر کے قاضی کے نام ہے وہ انتہائی احتیاط کے ساتھ اس قاضی کے پاس لائے اور شہادت دی کہ آپ کے نام یہ خط فلاں شہر کے فلاں قاضی نے ہم کو دیا اور ہمیں گواہ کیا کہ یہ خط اس کا ہے۔ اب یہ قاضی اگر اس خط کو اپنے مذہب کے مطابق ثبوت کے لئے کافی سمجھے تو اس پر عمل کر سکتا ہے۔

خامس: استفاضه یعنی خبر کی شهرت

اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو اور احکام ہلال اسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہوں اور وہ خود عالم اور ان احکام میں اپنے علم پر عمل کرنے والا ہو یا کسی قابل اعتماد محقق عالم کے فتوی پر عمل کرنے والا ہو یا جہاں قاضی شرع نہ ہو تو ایسا مفتی اسلام کہ جس کی طرف لوگ سب سے زیادہ رجوع کرتے ہوں اور روزے اور عید کے معاملے میں اسی کے فتوی پر عمل پیرا ہوں۔ وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب ایک زبان ہو کر خبر دیں کہ وہاں فلانے دن رؤیت ہلال کا ثبوت ہوا اور عید کی گئی۔ تو ان لوگوں کی خبر پر اعتماد کرتے ہوئے عمل کیا جائے گا۔ اس کے برعکس اگر کوئی افواہ اڑ گئی اور پورے شہر میں پھیل گئی مگر جس سے پوچھا جائے تو وہ کہے کہ سنا ہے یا لوگ کہتے ہیں یا کسی مجہول شخص کی طرف نسبت کرتے ہیں تو ایسی خبر کی کوئی اہمیت نہیں اور ایسی خبر ہرگز خبر مستفیض نہیں ہے۔ اس قسم کی خبر سے کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہو سکتا۔

سادس: اکمال عدت یعنی مدت کا پورا هو جانا

اگر کسی مہینے کے تیس دن پورے ہو جائیں تو آئندہ مہینے کا ہلال خود بخود ثابت ہو جائے گا اگرچہ اس کے ثبوت میں نہ تو رویت، نہ شہادت، نہ قاضی کا خط دوسرے قاضی کی طرف، نہ خبر مستفیض آئی ہو کیونکہ مہینہ تیس دن سے زائد نہ ہونا یقینی ہے۔ اور اکمال عدت کے ذریعے سے ہلال کا ثبوت اسی صورت میں درست ہوگا جبکہ گذشتہ ماہ کا چاند واضح طور پر دیکھا گیا ہو یا دو گواہان عادل سے ثابت ہوا ہو۔ اور اگر گذشتہ چاند صرف ایک ہی گواہی سے ثابت ہوا تھا تو اب مطلع روشن ہے اور چاند نظر نہیں آتا تو اس صورت میں اکمال عدت کافی نہ ہوگا بلکہ صبح ایک روزہ اور رکھیں گے کہ گذشتہ ہلال کا ثبوت حجت کاملہ سے نہ ہوا تھا۔

سابع: علامت کے ذریعه هلال کا ثبوت

اگر کسی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو اور احکام ہلال اسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہوں اور وہ خود عالم ہو اور ان احکام میں اپنے علم پر عمل کرنے والا ہو یا کسی قابل اعتماد محقق عالم کے فتوی پر عمل کرنے والا ہو اور وہ ہلال کے شرعی ثبوت کے بعد اعلان کی خاطر توپیں داغتا ہو تو ان توپوں کی آواز اس شہر کے لوگوں اور ارد گرد کے دیہات والوں کے لئے ثبوت ہلال کے لئے کافی ہے۔

مذکورہ بالا سات طریقوں کے تفصیلی دلائل جاننے کے لئے امام اہلسنت کی تصنیف ''رویت ہلال کے طریقے'' کا مطالعہ ضروری ہے جو کہ فتاوی رضویہ قدیم (مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی) کی چوتھی جلد

میں صفحہ ۵۴۶ تا ۵۶۸ پر اور فتاویٰ رضویہ جدید محققہ (مطبوعہ رضافاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) کی دسویں جلد میں صفحہ ۴۰۵ تا ۴۴۷ پر موجود ہے۔

(الفتاوی الرضویہ، کتاب الصوم، من ضمن الرسالۃ: طرق اثبات الھلال، جلد ۱۰، صفحہ ۴۰۵ تا ۴۴۷)

☆☆☆☆☆

ریڈیو، ٹیلیفون اور ٹی وی کی خبر

دور حاضر میں لوگ ایک دوسرے کو ٹیلیفون کے ذریعے رویت ہلال کی خوش خبری دیتے ہیں اور آپس میں مبارکباد کا تبادلہ کرتے ہیں مگر یہ ذریعہ رویت ہلال کے ثبوت کے لئے کافی نہیں ہے کیونکہ ٹیلیفون مذکورہ بالا درست سات طریقوں میں سے کسی طریقہ رویت ہلال کے تحت داخل نہیں ہے اگر چہ یہ بعض اعتبار سے خط کے مشابہ ہے مگر رویت ہلال کے معاملے میں صرف ایک قاضی سے دوسرے قاضی کی جانب بھیجے جانے والے خط کا اعتبار ہے اور اس کے لئے بھی بعض کڑی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے اگر وہ مفقود ہو جائیں تو قاضی کا خط بھی قابل اعتماد نہیں ہوتا۔ چنانچہ عوام کے خط کا اس معاملے میں ہرگز اعتبار نہیں ہے کہ اس میں دھوکہ کے بہت قوی احتمال پائے جاتے ہیں اور یہی بات ٹیلیفون میں بھی پائی جاتی ہے۔ ہاں البتہ ریڈیو اور ٹی وی کی خبر پر اعتماد جائز ہے کہ یہ مذکورہ بالا بیان کردہ طریقوں میں سے ساتویں طریقے کے تحت داخل ہے اور ان کی خبر سے غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے۔ اور غلبہ ظن خود حجت شرعیہ ہے۔ جیسا کہ ''بدائع الصنائع'' میں ہے:

ان غالب الرأی حجة موجبة للعمل وانه فی الأحکام بمنزلة الیقین۔

ترجمہ: یعنی: ''ظن غالب عمل کو واجب کرنے والی حجت شرعیہ ہے اور شرعی احکام میں اس کی حیثیت یقین کی سی ہے''۔

(بدائع الصنائع، کتاب الصوم، فصل بیان مالیس ومایستحب للصائم وما یکرہ، جلد ۲، صفحہ ۲۶۸)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

لم یذکرواعندناالعمل بالامارات الظاهرة الدالة علی ثبوت الشهر کضرب المدافع فی زماننا والظاهر وجوب العمل بها علیٰ من سمعها ممن کان غائبا عن المصر کاهل القریٰ ونحوها کمایجب العمل بها علی اهل المصر الذین لم یروا الحاکم قبل شهادة الشهود۔

☆ بہ گفتار شیرین جہاں دیدہ مرد ... ☆ ... کند آنچہ نتواں بہ شمشیر کرد ☆

(منحۃ الخالق، کتاب الصوم، قبیل باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، جلد۲، صفحہ ۴۷۲)

ترجمہ: یعنی: ''ہمارے علماء نے ایسی علامتِ ظاہرہ کے بارے میں وجوبِ عمل کا ذکر نہیں کیا جو کہ رویتِ ہلال پر دلالت کرنے والی ہوں جیسا کہ ہمارے زمانے میں توپوں کا داغنے کا عمل ہے اور ظاہر اس کی وجہ سے جس طرح شہر میں رہنے والے ان لوگوں پر عمل واجب ہوجاتا ہے کہ جنھوں نے حاکم کو گواہوں کی گواہی سے پہلے نہ دیکھا تھا اسی طرح ان لوگوں پر بھی عمل کرنا واجب ہوجائے گا جو شہر سے غائب ہوں جیسا کہ دیہاتوں وغیرہ میں رہنے والے''۔

علامہ شامی علیہ الرحمہ ردالمحتار میں فرماتے ہیں:

قلت الظاھرانه یلزم اھل القری الصوم بسماع المدافع او رؤیة القنادیل من المصر لانه علامة ظاھرة تفید غلبة الظن وغلبة الظن حجة موجبة للعمل کماصرحوابه واحتمال کون ذلک بغیررمضان بعید، اذلایفعل مثل ذلک عادة فی لیلة الشک الالثبوت رمضان۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، مبحث فی صوم یوم الشک، تنبیہ: لو وقع الشک فی ان الیوم...الخ، جلد۶، صفحہ ۲۳۴ تحت قول ''الدر'': بلدۃ)

ترجمہ: ''میں کہتا ہوں کہ شہر سے سنے جانے والی توپوں کی آواز اور چراغوں کے دیکھنے سے دیہات میں رہنے والے لوگوں پر روزہ لازم ہوجائے گا کیونکہ یہ ظاہری علامات ہیں جو کہ غلبہ ظن کا فائدہ دیتی ہیں اور جیسا کہ فقہاء نے صراحت کی ہے کہ غلبہ ظن عمل کو واجب کرنے والی حجت ہے اور یہ احتمال بعید ہے کہ یہ آوازیں یا چراغوں کا روشن کرنا رمضان کے بجائے کسی اور سبب سے ہو کیونکہ اس قسم کے افعال شک کی رات میں رمضان کے ثبوت کے علاوہ کسی اور کام کے لئے نہیں کیے جاتے ہیں''۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے رسالہ ''رؤیت ہلال' کے طریقے' میں علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق کو برقرار رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''حاکم شرع کے حضور شہادتیں گذرنا، ان پر حکم نافذ کرنا، ہر شخص کہاں دیکھتا اور سنتا ہے، بحکم حاکم اسلام اعلان کے لئے ایسی ہی کوئی علامت معہودہ معروفہ قائم کی جاتی ہے جیسے توپوں کے فائر یا ڈھنڈورہ وغیرہ۔''

(الفتاویٰ الرضویہ، کتاب الصوم، من ضمن الرسالۃ: طریق اثبات ہلال، جلد۱۰، صفحہ ۴۲۰)

'' چنانچہ ریڈیو اور ٹی وی کی خبر کی حیثیت اعلان کی سی ہے۔ کیونکہ فقہائے کرام نے توپوں کی آواز اور رویت ہلال کے موقع پر شہروں میں کئے جانے والے چراغاں کو اہل دیہات کے لئے قابل اعتماد جانا ہے۔ مگر

رأیت الناس قدمالوا الی من عندہ مال ☆ ومن لاعندہ مال عنه الناس قدمالوا

ریڈیواورٹی وی کے اعلان کا اعتبار اسی وقت کیا جائے کہ جب اس میں بھی وہ شرائط پائی جائیں جو کہ علامات ظاہرہ میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ظاہری علامت مثل توپوں کی آواز یا لوگوں کا چراغاں کرنا اسی وقت قابل اعتبار ہے جبکہ اس شہر میں رویت ہلال کا ثبوت ایسے حاکم اسلام کے یہاں شہادتیں گذرنے سے ہوتا ہو جو کہ خود عالم ہو اور اپنے علم پر عمل کرنے والا بھی ہو یا خود تو عالم نہیں مگر کسی قابل اعتماد محقق عالم کے فتوئ پر عمل کرتا ہو۔ پاکستان میں عام طور پر حاکم وقت عالم تو نہیں ہوتا مگر وہ رویت ہلال کے مسئلے میں رویت ہلال کمیٹی میں شریک علماء کی رائے پر عمل پیرا ہوتا ہے اور الحمدللہ تعالیٰ رویت ہلال کمیٹی بھی علماء اہلسنت کے بغیر تشکیل نہیں پاتی۔ لہذا جب رویت ہلال کمیٹی شرعی ثبوت کے بعد ہلال رمضان (رمضان کا چاند) کا اعلان ریڈیو یا ٹی وی پر کرے یا ان کے اعلان کو کوئی اور ریڈیو یا ٹی وی پر بیان کرے تو اس سے ہلال رمضان ثابت ہو جائے گا۔ ہاں اس پر ایک اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ بعض اوقات اعلان کرنے والے علماء نہیں ہوتے بلکہ فاسق مرد ' فاسقہ عورت اعلان کرتی ہے اور یہ دیانت کا معاملہ ہے چنانچہ ان فاسقوں کی خبر سے رویت ہلال ثابت نہ ہوگی۔ اس کا جواب فقہاء کرام کی عبارات سے واضح ہے کہ اگر حاکم اسلام کا منادی فاسق بھی ہو تو بھی اس کا اعلان مقبول ہے۔

عالمگیری میں ہے:

خبر منادی السلطان مقبولا عدلا کان اوفاسقا۔

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب الأول فی العمل بخبر الواحد، الفصل الأول، جلد ۵، صفحہ ۳۰۹)

ترجمہ: ”سلطان کی طرف سے اعلان کرنے والے کی خبر معتبر ہے خواہ وہ عادل ہو یا فاسق“۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے اسی رسالے میں اسی قسم کی خبر کی توثیق میں فرماتے ہیں کہ

”اقول: یہیں سے ظاہر کہ ایسے شہر میں منادی پر بھی عمل ہوگا حتی کہ اس کی عدالت بھی شرط نہیں جب کہ معلوم ہو کہ بے حکم سلطانی ایسا اعلان نہیں ہو سکتا“۔

(الفتاویٰ الرضویۃ، کتاب الصوم، من ضمن الرسالۃ: طرق اثبات ہلال، جلد ۱۰، صفحہ ۴۲۰)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو بات ارشاد فرمائی اس سے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا کہ آپ نے یہ حکم ریڈیو اور ٹی وی کی خبر ہی کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔ اور مستقبل میں پیش آنے والے مسئلے کا حکم قبل از وقت بتا دینا آپ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت ہے۔

☆ مگس جایی نخواهد رفت بجز دکان حلوایی ☆

چاندکے اثبات کے غلط طریقے

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے سات مشہور غیر معتبر ذرائع پر تنبیہ فرمائی ہے جوکہ درج ذیل ہیں:

اول: حکایت رؤیت

یعنی کچھ لوگ کہیں سے آئے اور خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند دیکھا گیا، وہاں کے حساب سے آج تاریخ یہ ہے ظاہر ہے کہ یہ نہ شہادت رویت ہے کہ انہوں نے خود نہ دیکھا۔ نہ شہادت پر شہادت کہ دیکھنے والے ان کے سامنے گواہی دیتے اور انہیں اپنی گواہیوں کا حامل بناتے۔

ثانی: افواہ

بعض اوقات شہر میں افواہ اڑ جاتی کہ فلاں جگہ چاند ہوا، جاہل اسے تواتر واستفاضہ سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ جس سے پوچھا جائے وہ کہتا ہے کہ سنا ہے، کوئی بھی ٹھیک پتہ نہیں دیتا یا اس خبر کی انتہاء دو ایک شخص ہوتے ہیں اسے استفاضہ سمجھ لینا محض جہالت ہے۔

ثالث: خطوط واخبار

خطوط واخبار کے ذریعے رویت ہلال کی خبر معتبر نہیں جیسا کہ اس کی تحقیق طریق چہارم میں کی گئی ہے۔

رابع: تار

اس کا بھی اعتبار نہیں۔ امام اہلسنت رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''یہ خط سے بھی زیادہ بے اعتبار، خط میں کاتب کے ہاتھ کی علامت تو ہوتی ہے۔ یہاں اس قدر بھی نہیں۔ تو اس پر عمل کو کون کہے گا مگر اجہل سا اجہل جسے علم کے نام سے بھی مس نہیں۔

خامس: جنتریوں کا بیان

اس کا بھی شرعاً کوئی اعتبار نہیں بلکہ اس کا رد تو صریح حدیث کریمہ سے بھی ثابت ہے۔

سادس: قیاسات وقرائن

یعنی لوگ اپنے اندازے سے کہتے ہیں مثلاً چاند اتنا بڑا تھا، روشن تھا، دیر تک رہا لہذا یہ ضرور کل کا ہوگا۔ امام اہل سنت رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''یہ قیاسات تو حسابات کی وقعت بھی نہیں رکھتے پھر ان پر عمل محض جہل وزلل''۔

☆ این دغل دوستان کہ می بینی مگسانند گرد شیرینی ☆

سابع: کچھ استقرائی اور اختراعی قاعدے

مثلاً لوگوں میں مشہور ہے کہ رجب کی چوتھی رمضان کی پہلی ہوگی۔ رمضان کی پہلی ذی الحجہ کی دسویں ہوگی اس قسم کی باتوں کی شریعت مطہرہ میں کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔

(الفتاویٰ الرضویۃ، کتاب الصوم، من ضمن الرسالۃ: طرق اثبات ہلال، جلد ۱۰، صفحہ ۴۲۸، ۴۲۹)

......☆......☆......☆......☆......☆......

من طرائف العلماء و للعلماء فقط

حدثنا ابو الحسن علی بن الحسن الرازی قال ناابو عبدالله محمد بن الحسین الزعفرانی نزیل واسط قال ثنااحمد بن زهیر قال حدثنی سلیمان بن ابی شیخ قال مساور الوراق :

☆کنامن الدین قبل الیوم فی سعة   حتی ابتلینا باصحاب المقاییس☆

☆قاموامن السوق اذقلت مکاسبهم   فاستعملواالرای عند الفقروالبؤس☆

☆ اما العریب فامسوالاعطاء لهم   وفی الموالی علامات المفالیس☆

فلقیه ابوحنیفة فقال له هجوتنا فنحن نرضیک' فبعث الیه بدراهم فقال :

☆اذا مااهل مصر بادهونا.......................بداهیة من الفتیالطیفة☆

☆اتینا هم بمقیاس صحیح ....صلیب من طراز ابی حنیفة ☆

☆اذا سمع الفقیه به وعاه ....واثبته بفقه فی صحیفه☆

سلام الله علیک یا ابا حنیفة منا ومن اهل العلم

(مجلس الادارة مجلة الفقه الاسلامی کراتشی)

شهدالانام بفضله حتی العدی ......☆...... والفضل ماشهدت به الاعداء